

توہین رسالت ایکٹ کے خلاف سازش غلامانِ مصطفیٰ کے ہاتھوں شکست سے دوچار

صلیبیت و دہشت کا علمبردار مغرب و امریکہ گزشتہ کئی برسوں سے اسلام اور محسن انسانیت ﷺ کے خلاف ہر محاذ پر اپنی سازشیں، نفرتیں اور جنگیں لڑ رہا ہے لیکن مقامِ شکر و امتنان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت کے باعث ہر محاذ ہر موڑ اور ہر گام پر ان کی تمام سازشیں اور رکاوٹیں ایک ایک کر کے ناکام و نامراد ہو رہی ہیں۔ ان کے تمام ٹمہرے پیادے بری طرح پھٹ رہے ہیں۔ لندن اور واشنگٹن میں آئے روز عیسائیت کی ناکامیوں پر ”شامِ غریباں“ بجتی ہے اور ویٹیکن میں پوپ بنی کٹ روز اپنی نامرادیوں کی سولی پہ چڑھتا ہے کہ مسلمانوں کے زنگ آلودہ و پڑمرده دلوں سے کیسے محمد عربی ﷺ کی محبت اور عشق کو مٹایا جائے۔ ان کے دلوں سے نہ خاکوں کے ذریعے عظمتِ رسول گھٹائی جاسکی اور نہ ہی عصرِ حاضر کی مغرب آلودہ زہریلی ہوا مسلمانوں کے عشق و محبت کی فردواں شمعوں کو بجھا سکی۔

پوپ کا توہین رسالت ایکٹ اور گورنر پنجاب کے قتل کی مذمت کے متعلق تازہ بیان بھی اس بات کی کھل کر غمازی کر رہا ہے کہ ویٹیکن کے گرجے میں ماتمی دھنیں اور افسوس کے گھنٹے بجتے شروع ہو گئے ہیں۔ اندازہ لگائیے کہ پاکستانی قوم کی ذرا سی بیداری اور غازی قادری کی ضربِ حیدری کے گھاؤ کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔ سارا عالم عیسائیت امریکہ اور پوپ ان دونوں ہذیبانی کیفیت سے دوچار ہیں کیونکہ ان کی نیو میلیم کیلئے بنی گئیں ساری سازشیں اور ان کے مسلط کردہ حکمرانوں کی کوششیں ایک مروجہ قلندر کے ذرا اور قوم کی پکار کے باعث تار و عنکبوت ثابت ہو گئی ہیں۔

پاکستان میں قانونِ تحفظِ ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف نام نہاد لیبرل طبقے اور امریکہ کے پالتو حکمرانوں کے پیٹ میں وقفے وقفے سے دردِ امٹتا رہتا ہے کہ کسی نہ کسی طور پر اس قانون کو ضیاء الحق کا قانون قرار دے کر ختم کیا جائے تاکہ امریکہ اور مغرب جو تحفظِ ناموس رسالت ایکٹ کو پاکستان میں اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں، کو خوش و راضی کیا جاسکے۔ لیکن اس سر بھری قوم کا کیا کیا جائے جو ہزاروں اختلافات اور قسم قسم کے فردوسی و سیاسی و مسلکی تنازعات اور جھگڑوں میں ہر وقت غبی رہتی ہے لیکن جب بھی ناموس رسالت ماب ﷺ کا ذکر آتا ہے تو یہ بکھری پریشان حال اور ٹوٹی سیج کے دانوں کی مانند تر ہر ملت مرحومہ کے تن شکست میں وہ قوت، حمیت، غیرت اور زندگی

کی وہ توانائیاں اور ایمان کی حلاوتیں اور عشق رسول ﷺ کی لذتیں آپ واحد میں یکجا ہو جاتی ہیں اور یہ ایک سیسہ پلائی ہوئی چٹان اور بلند یوں میں آسمان کی مانند ہو جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک ایسا لشکر جرار حکمرانوں اور دنیا کے سامنے نظر آنے لگتا ہے جس کے سامنے مغرب اور عیسائیت اور تمام عصر حاضر کی استعماری قوتیں لرزہ بر اندام نظر آتی ہیں۔

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے ساتھ گزشتہ دنوں خود اس کے اپنے ہاڈی گارڈ جناب غازی ملک ممتاز قادری نے جو کچھ کیا وہ حالات و واقعات کے عین مطابق ہوا کیونکہ جس طرح گورنر پنجاب نے امریکی اور صدارتی ایماء اور نشہ اقتدار میں جمہور کو توہین رسالت ایکٹ کی مخالفت میں نہ صرف اسے کالا قانون قرار دیا (العیاذ باللہ) بلکہ اس طرح پاکستان کے متفقہ قانون اور اس کے عدالتی نظام کا تسخر بھی بار بار اڑاتا رہا اور اس طرح اس موضوع کے حوالے سے ملک کے تمام دینی و سیاسی جماعتوں و تنظیموں کی بار بار یاد دہانوں اور نصیحتوں کو اس نے واشگاف الفاظ میں اپنے جوتے کی نوک پر مسلنے کا اعلان بھی کرتا رہا تو قدرت نے بھی اسے ایسی بری طرح سے مسلا کہ تاریخ میں یہ ایک عبرت کی مثال بن گیا ہے۔ گورنر پنجاب نے یہ ہلاکت ذلت و رسوائی کا راستہ اپنے ہاتھوں سے کھودا اور عیسائیوں کی خوشنودی اپنے مجازی آقاؤں کی آشیر باد حاصل کرنے و اقتدار کے دوام کے لئے وہ اس حد تک چلا گیا تھا جہاں ہر قدم پر اسے قدرت اور پاکستانی عوام اور غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں نقصان پہنچنے کا قوی امکان تھا لیکن اسے کعب بن اشرف، مسیلہ کذاب، راجپال، سلمان رشدی اور ملعونہ تسلیمہ نسرین اور (عاصیہ) آسیہ کے جہنمی قافلہ کا شریک سفر ہر حال میں بننا تھا۔ لہذا قدرت اور غلامانِ مصطفیٰ ﷺ نے بھی اس میں زیادہ دیر کرنا مناسب نہ سمجھی۔ کیونکہ مرنے سے تین دن پہلے لاہور کی ایک تقریب میں اس نے ایک طالب علم کے سوال انا کفیناک المستعزین (تیرا ہی مذاق اڑانے والوں کیلئے ہم خود ہی کافی ہیں) کے جواب میں کہا کہ ”ٹھیک ہے جب اللہ کافی ہے تو پھر قانون رسالت کو تحفظ کی کیا ضرورت ہے؟ یہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں.....“ اور پھر ٹھیک تین دن بعد ہی قدرت نے تسخر اور مخالفت کرنے والے حکمران سے خود بدلہ لے لیا۔ کیونکہ جب خداوند جبار و قہار کی غیرت کو لگا کر جائے گا اور ناموس رسالت ﷺ کے ایکٹ پر پھبتیاں کسی جائیں گی اور ختم المرتبت محسن انسانیت حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس پر سزا یافتہ عیسائی مجرمہ کو ترجیح دی جائے گی عدالت اور قانون کا مذاق اڑایا جائے گا، کروڑوں ہم وطن مسلمانوں کی دل آزاری کی جائے گی اور بار بار شرانگیز بیانات کی صورت میں مسلسل اشتعال انگیزی کر کے عملی انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا جائے گا تو اس کا حشر بھی حشر سے پہلے دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ تو منکر قانون مکافات عمل تھا لے دیکھتے تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ سترہ کروڑ عوام توہین رسالت ایکٹ کے تحفظ کیلئے ممتاز قادری کے راستے پر مر مٹنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں اور وہ ممتاز قادری کو قانونی تحفظ دینے کیلئے ایک ہیں۔ وہ اسے عہد حاضر کا غازی علم الدین شہید اور عامر چیمہ شہید کے مرتبے پر فائز سمجھتے ہیں۔ پانچ سو گلاہ اسکے کیس کی پوری کیلئے صف بستہ کھڑے ہیں۔ کیونکہ اگر

گورنر پنجاب شاتم رسول آسیہ کی حمایت میں اسلامی اور پاکستانی قوانین کی دھجیاں اڑاتا ہے اور اسکی جاں بخشی و رحم کی اپیل صدر مملکت سے کرتا ہے تو اس ”قاتل“ قادری کی حمایت، رہائی کی تحریک اور گل پاشیاں کرنا بھی کوئی جرم نہیں۔

سلام اس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے سنا سکتے ہیں اب بھی خالد و حیدر کے افسانے

دوسری جانب چند ہزار مغرب زدہ افراد اس قانون کی مخالفت کر رہے ہیں۔ عیسائی اقلیت اپنی حدود سے تجاوز پر تل گئی ہوئی ہے اگرچہ انہیں پاکستان میں اتنے زیادہ حقوق حاصل ہیں کہ باہر کی دنیا میں مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہاں تو ان کے سروں کی چادریں اور نقاب بھی کھینچے جا رہے ہیں۔ تو پھر کہاں ہیں جمہوریت کے ماننے والے؟ پاکستانوں نے ۹ جنوری کو کراچی کی کامیاب اور عظیم ریلی اور اس سے قبل ملک بھر میں کامیاب ہڑتال کے ذریعے پوری دنیا کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ وہ اس قانون پر کوئی امریکی اور مغربی ڈکٹیشن قبول کرنے کو تیار نہیں۔

پاکستانی قوم تو بے غیرت حکمرانوں کو برداشت کر سکتی ہے، ظلم و ستم کی تمام مشقیں اپنی گردن پر سہ سکتی ہے، ڈرون حملوں کی بارش گوارا کر سکتی ہے، مہنگائی کو ڈشڈنگ کے ہاتھوں بردہا ہو سکتی ہے، ہیر و زگاری اور بدامنی کے باعث زندہ درگور ہو سکتی ہے لیکن شانِ مصطفیٰ ﷺ کی حرمت پر نہ گنگ رہ سکتی ہے اور نہ اندھی رہ سکتی ہے، نہ خریدی جا سکتی ہے اور نہ دہائی جا سکتی ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے عشق کی چنگاریوں نے پاکستانیوں کے مردہ جسم و جاں میں پھر ایمان کی چنگاریاں بھردی ہیں۔ یہ بھی آپ کی ذات اقدس ﷺ کا اعجاز اور زندہ جاوید معجزہ ہے کہ وہ ایمان اور حب الوطنی کا جذبہ اور عشق رسول ﷺ کا دلولہ اور مجنونانہ وارفتگی و جاں سپاری کا مشغلہ جو ہم نے غلام، تاہل، بد عنوان اور عہد شکن حکمرانوں کی پالیسیوں کے ہاتھوں اور عصر حاضر کی بیماریوں مادیت و لا دینیت کے باعث کہیں دفن کر دیا تھا، اس شعلہ جوالا موضوع (تحفظ ناموس رسالت) اور ممتاز قادری کی ضربِ حیدری نے وہ متاع گمشدہ (دینی حمیت اور عشق رسول ﷺ) ایک بار پھر ہمارے سامنے آشکارا کر دی۔

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر خدا شامد کہ کامل میرا ایماں ہو نہیں ہو سکتا اور اس لئے بھی کہ وہی ذات اقدس ﷺ اور اس کی عزت و آبرو ہماری حاصل زندگی، ہماری شان، ہماری آن اور وہی ہمارا ایمان ہے۔ یہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ دوست اگر بہاد نہ رسیدی تمام بولے ہے است اور وہی ذات اقدس ہے جس نے جاہلیت کی ظلمت، کفر کے اندھیروں اور زمانے کے گردوغبار اور پستیوں سے نکال کر انسانیت کو اوج ثریا پر پہنچا کر اسے رشکو قدسیاں کر دیا تھا۔ اس آبروئے کائنات کی آبرو اور دلہیز پر کرۂ ارض کی تمام نعمتیں بشمول والدین، اولاد، تمام آفتاب و مہتاب بھی قربان اور صدقے۔

محمد عربی کہ آبروئے ہر دوسرا است کسے کہ خاک درت نیست خاک بر سر او

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر الخلق و نور عرشہ کما یحب و یرضی